سوال

(03)اسلام میں سنت نبوی کا مقام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں سنت نبوی کا مقام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سابق مفتی دیار مصر فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف کا فتویٰ اسلام میں سنت نبوی کا مقام نہایت رفع واعلیٰ ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم سنت نبوی ﷺ کی شمع فروزاں سے بے اعتنائی کر کے کبھی جادہ مستقیم پر گامزن نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ قرآن پاک کی ہدایت کے خدوخالل کی نشان دہی کی اگر ہم سنت نبوی ﷺ کو یہ کہہ کر ٹال دیں کہ ہمیں کتاب مقدس کی ہدایت کے ہوتے ہوئے کسی اورہدایت یا رہنمائی کی ضرورت نہیں تو سخت غلطی ہے۔ جو سراسر گمراہی کا موجب ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ فداامی وابی کی تعلیمات اور قرآن کریم کی تعلیمات دونوں اپوزیٹ اور متضاد نہیں جن کا اجتماع نا ممکن ہو۔ بلکہ دونوں کی تعلیمات اورہدایت حقیقتاً ایک ہی ہے۔ کیونکہ سنت نبوی ﷺ کو قرآن سے الگ نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ کیا اور جو کچھ فرمایا۔ وہ کتاب اللہ کی روشنی میں فرمایا اس امر کی خود قرآن کریم شہادت دیتا ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

اندریں حالات سنت نبوی کی پیروی کتاب الہی کی پیروی اور سنت نبوی کا انکار کتاب اللہ کا انکار کے مترادف ہے دونوں کی پیروی کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو ٹھکرا دیں تو ہم اسلام کے جادہ مستقیم سے کوسوں دور ہوجائیں گے۔ اور ضلالت کے گڑھے میں جاگریں گے بعض لوگوں نے آئمہ کی تقلید کے فضال میں پھنس کر سنت نبوی کو ٹھکرادیا۔ اور کہا کہ ہمارے امام صاحب اس حدیث کو بہتر جانتے تھے جب انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا تو ہم کیسے کریں۔ درحقیقت یہ رسول کریم ﷺ کے فرمان کا انکار اور سنت نبوی ﷺ سے روگردانی ہے۔ ان کی قیامت کے روز آنکھیں کھلیں گی۔ جب یہ رسول اللہ ﷺ کے نافرمانوں کے زمرے میں شامل کیے جایئں گے۔ اور آپ ﷺ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ الہی یہ میرے امتی کہلانے والے تیری مقدس کتاب اور میری سنت کو پس پشت پھینک کر اپنے علماء کی پیروی میں مگن رہے۔ اس طرح بعض لوگوں نے یہ کہہ کر سنت نبوی ﷺ سے منہ موڑلیا کہ آج چودہ سو سال کا ایک طویل عرصہ گزر جانے کے بعد ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ حدیث تاجدار مدینہ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہے۔ یہ کام سرور کاینات ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے کیا اور کرنے کو فرمایا اس کے بر عکس قرآن کریم محفوظ ہے۔ اور قطعی الثبوت ہے۔ اس میں شک وشبہات کی

گنجائش نہیں اس میں تغیر وتبدل کی جرات نہ کسی سے ہوئی اور نہ کسی سے ہوگی۔ بریں وجہ ہم قرآن پاک پر عمل کرتے ہیں۔ اور حدیث کی پیروی واجب نہیں سمجھتے حدیث ظنی ہے یہ شکوک وشبہات سے بالاتر نہیں۔

دراصل یہ لوگ منکرین حدیث ہیں جو مختلف قسم کے بھیس بدل کر عوام کے سامنے آتے رہتے ہیں۔ آئمہ حدیث نے اپنےاپنے وقت میں ان کو مدلل اور مثبت جواب دے کر خاموش کردیا۔ اور بتایاکہ قرآن کریم کی پیروی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کے بغیر ممکن نہیں۔ اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی حقیقتاً قرآن کریم کی پیروی ہے۔ بلکہ قرآن پاک اس امر کی شہادت دیتا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ   النساء

(نساء) آج پھر ایک طبقہ انکار حدیث اور انکار سنت نبوی ﷺ کے بہانے تراش رہا ہے یہ کہتے ہیں کہ دنیاوی افسروں اور حکام کی طرح رسول اللہ ﷺ کی بھی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک حیثیت پر آپ پیغمبرانہ جلیلہ پر فائز تھے۔ اس لحاظ سے آپ کے احکام کی پیروی اللہ کی پیروی ہے۔ اور دوسری آپ ﷺ کی شخصی حیثیت تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ملک اور معاشرہ کے رسم و رواج کے مطابق کچھ کام سر انجام دیئے۔ ان کی حیثیت بس ملکی رواج سے زیادہ نہ ہوگی۔ (نعوذ باللہ من ذالک) ایسے امور کو سنت سنت کہہ کر ردکرنا جہالت اور دیوانہ پن ہے۔ ایسی سنت کی پیروی کوئی موجب ثواب نہیں۔ اور ایسی سنتوں کا ترک کرنا موجب گناہ نہیں۔

دراصل ان لوگوں کے زہن میں انکار حدیث کا بھوت سوار ہے۔ اس لئے وقتا فوقتا نئے نئے شگوفے کھلاتے رہتے ہیں۔ ورنہ ایک پختہ ذہن اور راسخ العقیدہ مومن ایسی باتیں کبھی زہن میں لا ہی نہیں سکتا۔ ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی واقعی دو حیثیتیں تھیں تو پھر آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ نے اس کی وضاحت کیوں نہ فرمائی۔ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آپ ﷺ کی دو حیثیتوں کے قائل ہوتے تو آپ ﷺ کی حرکات و سکنات تک کی پیروی میں عشق کی بازی کیوں لگاتے؟ پھر ہمارے پاس کون سا معیار ہوگا۔ جس کی روسے ہم یہ فیصلہ کرسکیں کہ یہ حکم آپ ﷺ نے پیغمبرانہ حیثیت سے فرمایا اور حکم ملکی رسم ورواج کے مطابق ہے۔ یہ حکم رسول اللہ ﷺ نے رسول خدا ہونے کی حیثیت سے فرمایا۔ اور یہ حکم حضرت محمد بن عبداللہ کی حیثیت سے دیا۔ یا یہ کام رواجی ہے۔ اور یہ کام شرعی حیثیت کا حامل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سنت نبوی ﷺ کے دشمن اسے ختم کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سنت نبوی کو شمع فروزاں کے محافظ ہر زمانہ میں بھیجتا رہاہے۔ اور قیامت تک یہ شمع یوں ہی فروزاں رہے گی۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ   ٨   الصف

چنانچہ درج زیل فتویٰ میں محترم جناب حسنین محمد مخلوف سابق مفتی دیار مصر نے سنت نبوی کے تارک کو خارج از اسلام قرار دیا ہے (سیف الرحمن۔بی اے)

اللہ تعالیٰ نے خاتم الانبیاء ﷺ کو دین اسلام دے کر قبول فرمایا دین اسلام وہ دین ہے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا   نیز فرمایا   وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ   ٨٥

اللہ کے نزدیک قابل قبول دین اسلام ہے۔ نیز یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

جو شخص اسلام کے ماسوا کوئی اور دین تلاش کرے گا۔ اس سے وہ دین ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور آخرت میں اسے خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا۔ یہ لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ اور روشنی ہے۔ اس میں ہدایت کے اور اسلام کے اور کفر میں امتیاز کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ یہ کتاب الٰہی بتدریج آہستہ آہستہ نازل ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے زریعےاپنے دین کی تکمیل کردی۔ اور فرمایا!

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

(المائدہ) اوراپنی نعمت (قرآن کریم) تم پر مکمل بھیج دیا۔ اور اسلام کو تمہارے لئے بطور دین پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے چمٹے رہنے کا حکم فرمایا!

(عمران) تم اللہ کے دین کو اکھٹے ہو کر مظبوطی سے تھام لو اور ٹولے ٹولے مت بنو۔

نیز اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کا ہر اس کام میں حکم دیا جو اس کی طرف اس کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا چنانچہ فرمایا!

(المائدہ) اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرو۔

ایک اور مقام پر فرمایا!

(النور) اگر تم اس رسول کریم ﷺ کی پیروی کرو گے تو ہدایت یافتہ ہو گے۔ رسول خدا کے ذمہ تو صرف احکام الہی لوگوں تک پہنچانا ہے۔ (رہا ہدایت کا معاملہ تو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔) ایک اور موقع پر فرمایا!

جو شخص رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ تو در حقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ جو شخص رسول کریم ﷺ کی اطاعت سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (تو کوئی بڑی بات نہیں) ہم نے آپ ﷺ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی پر کمر بستہ ہوجاتا ہے۔ اور اس کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔ اور اس سے باہر آنے کیامید ہرگز نہیں ہوگی۔ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ پھر وہا پر کوئی آرام و آسائش کا سامان نہیں میسر ہوگا۔ بلکہ زلیل اور رسوا کرنے والے عذاب میں بمتلا بند رہے گا۔ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے۔ جب ہم حضور ﷺ کے اوامر کی پیروی کریں آپ ﷺ کی منع کردہ باتوں سے باز رہیں۔ اور آپ کے اقوال و افعال کی پوری پوری پیروی کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ کے تمام اقوال و افعال وحی الہی کے ماتحت سرزد ہوتے ہیں۔ جیسے فرمان ایزدی ہے۔

(النجم) یعنی حضور اکرم ﷺ کا تکلم اور گفتگو ہمیشہ وحی الہی کے مطابق ہوتی تھی۔ اسلامی شریعت میں نبی کریم ﷺ کے اقوال و فعال اور امر و نہی کو اصول ثانی کی حیثیت حاصل ہے۔ کیونکہ پہلا بنیادی اصول کتاب الہی ہے۔ جو آپ ﷺ پر تدریجا کلمہ کلمہ اور آیت آیت کی شکل میں نازل ہوئی۔ اس لئے تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ اسلام ان دو اصولوں پر قائم ہے۔ جب تک ان دونوں پر ایمان نہ لایا جائے۔ اور تمام حالات او راعمال اور اعتقادات میں ان کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے۔ اس وقت تک کسی کا ایمان درست نہ ہوگا۔ مسلمانوں نے اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ جو قرآن پاک کی کسی آیت یا کلمہ قرآن کا انکار کرتا ہے۔ یا ایسی سنت کا انکار کرتا ہے۔ جو پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہو۔ جیسے کوئی شخص سفر کے ماسوا عصر کی چار رکعت سنت کا انکار کرتا ہے۔ اور جیسے کوئی عصر کی نماز میں قراءت بالجہر پر یقین رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ بات قطعی طور پر پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ عصر کی نماز میں چار رکعت سنت ہیں اور اس کی فرض نماز میں قراءت سری ہے۔

بریں وجہ ہم نے یہ فتویٰ صادر کیا ہے۔ کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی کسی سنت کو خواہ قول ہو یا فعل جو قطعی الثبوت ہو ترک کرتا ہے۔ اور یہ گمان کرتا ہے کہ سنتوں کی حیثیت اسلام کے ثابت اور محقق ہونے کے لئے اصول ثانی کی نہیں۔ اور اس کو ترک کرنا جائز سمجھتا ہے۔ تو ایسا شخص بالاجماع دین سے خارج ہے۔ اور اللہ کا نافرمان ہے۔ کیونکہ جہاں اس نے اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ وہاں اپنے رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کو بھی واجب ٹھرایا ہے۔ دین اسلام امت محمدیہ کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر حق۔ ہدایت علم نور اور کمالات لے کر آیا۔ اللہ نے اپنے رسول اکرم ﷺ کو دین اسلام دے کر تمام روئے زمین کے لوگوں کے لئے جو قیامت تک ہونے والے ہیں مبعوث فرمایا ہے۔ ایسے نبی کے احکام اور امر و نواہی کی تعلیم میں حیلہ سازی کرنا واضح گمراہی اور صریح کفر ہے۔ اس لئے ان دونوں اصولوں کی ترغیب دلانا ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں کو ان کا علم ہوجائے اور اسلام میں ان کا عقیدہ یہ ہو کہ دونوں (قرآن و حدیث و سنت) اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ اور اس میں کوتاہی برتنے والے کو ہر ممکن طریقہ سے انتباہ کیا جائے تاکہ حق اور دین اسلام کے قیام ہو۔ اور کفر ہو

گمرائی کی جڑکاٹی جائے۔ اللہ ہی ان امور کی توفیق دینے والا ہے۔ اور راہ راست کی ہدایت دینے والا ہے۔ اس عقیدے کی نشر واشاعت تمام اسلامی ممالک میں ضروری ہے۔ رہاہدایت کا معاملہ تو وہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

فضیلۃ الشیخ احسنین محمد مخلوف سابق مفتی دیار مصر ماخوز از اخبار العالم الاسلامی بابت 4 دسمبر 1978 عدد نمبر 605 منقول از محدث لاہور جلد نمبر 9 ش 7-8

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 80-85

محدث فتویٰ